عدل چھوٹے سے علاقہ میں بھی برداشت نہیں ہو رہا اور نہ ہی ان سے ہضم ہو رہا ہے۔قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور ہماری ساری جماعت روز اول ہی سے اس تحریک اور معاہدہ کی تائید میں پیش پیش ہے۔(اسی سلسلے میں قومی اخبارات میں شائع شدہ خبر آگے ادارتی صفحات میں شامل ہے)

حضرت مولانا عبدالعزیز' خطیب لال مسجد کی رہائی: اس طرح لال مسجد کے خطیب حضرت مولانا عبدالعزیز مدظلہ کی سپریم کورٹ آف پاکستان سے ضمانت اور رہائی بھی نہایت ہی خوش آئند فیصلہ ہے۔مولانا مدظلہ کو بہت پہلے رہا کر دینا چاہیے تھا۔مولانا' ان کے خاندان اور ان کے ادارہ کے ساتھ جو ظلم اُس وقت کی حکومت نے کیا تھا وہ ظلم و ستم دوسری کربلا کے برابر ہے۔اصولاً تو اِس حکومت کو پہلے روز ہی انہیں رہا کر دینا چاہیے تھا لیکن افسوس کہ وہی فرسودہ نظام اور غلامانہ پالیسیاں ویسے ہی چل رہی ہیں صرف چہرے اور غلام آقاؤں کے فیصلے کے مطابق بدلے گئے ہیں۔اب مولانا مدظلہ کو بھی پھونک پھونک کر آگے قدم رکھنا پڑے گا کہ ابھی ان کے راستے میں کئی پتھر اور رکاوٹیں جوں کی توں موجود ہیں۔ہم انکی رہائی کا خیر مقدم کرتے ہیں اور لال مسجد کے مجرموں کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔

چیف جسٹس کی بحالی: اسی طرح سپریم کورٹ آف پاکستان کے معطل چیف جسٹس جناب افتخار چودھری کی بحالی بھی ایک مثبت اور قابل تحسین اقدام ہے۔اس موقع پر وکلاء برادری اور سول سوسائٹی نے جس کامیاب انداز سے تحریک چلائی وہ بھی پاکستان کی تاریخ کا ایک انوکھا باب ہے۔ہم توقع رکھتے ہیں جناب چیف جسٹس آف پاکستان سے کہ وہ پاکستان کے پسے ہوئے عوام کے حقوق کا تحفظ اور نظام عدل کی فوری فراہمی کا وعدہ نبھانے میں اپنی بھرپور صلاحتیں بروئے کار لائیں گے اور عدلیہ کے دیمک زدہ اور کرپٹ نظام کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کریں گے۔تب ہی یہ پاکستان کے عوام کے خوابوں کی صحیح تعبیر اور روشن صبح بنیں گے۔اس کے علاوہ پنجاب حکومت کی بحالی بھی موجودہ حالات میں ایک درست قدم ہے۔امید ہے کہ صدر زرداری اپنی جلد بازی کے اقدامات کا سلسلہ اب ترک کردیں گے اور ملک کے موجودہ خراب حالات میں افہام و تفہیم اور برداشت' رواداری کے لئے اپنی مثبت کاوشوں کو بروئے کار لائیں گے' تب ہی یہ ملک اپنے صحیح ٹریک پر آئے گا۔

ناکام خارجہ پالیسی پر نظر ثانی: اسی طرح انہیں اپنی ناکام خارجہ پالیسیوں پر بھی فوری نظر ثانی کرنی چاہیے اور امریکی غلامی کو اب خیر آباد کہہ دینا چاہیے کہ امریکی دوستی نے دشمنی سے بڑھ کر ملک وملت کو عظیم نقصانات سے دوچار کیا ہے۔صرف اور صرف ڈیڑھ ارب ڈالر کی حقیر رقم کے لئے اپنی آزادی' خود مختاری اور حمیت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔قوم وملک کو اگر فروخت کرنا ہی تھا تو صرف ڈیڑھ ارب ڈالر کی خاطر کیوں بیچا؟ بدقسمتی تو یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں کو نہ طرز حکمرانی آتی ہے اور نہ ہی اپنے ہم وطنوں کے خون اور قربانی کا ''سودا''۔اگر ملک وملت اور خودی کو بیچنا ہی ضروری اور ''مصلحت'' اور قومی بقاء کا ''راز'' ہے تو پھر اسے اتنا ارزاں کیوں بیچ رہے ہیں؟ شاید اقبال'' نے موجودہ حکمرانوں کے بارے میں ہی یہ دردانگیز اور جگرسوز شعر لکھا تھا کہ قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند